بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔اسلام کی بنیاد "اللہ کی حاکمیتِ اعلیٰ" کے عقیدے پر ہے جسے قرآن کریم نے "ان الحکم الا للہ" کے مختصر جملے میں ارشاد فرمایا ہے اس وجہ سے مغربی جمہوریت جس کی بنیاد "عوام کی حکمرانی" کے تصور پر ہے اسلام کے خلاف ہے اوراس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔(فتاوی عثمانی)

(۲)۔۔۔مروّجہ جمہوریت مغربی طریقِ انتخاب کا نام ہے جو کئی طرح کے مفاسد پر مشتمل ہے اوراس پر علمائے حق متفق ہیں کہ موجودہ اور مصطلحہ جمہوریت اسلامی طریقِ انتخاب نہیں، اس لئے کہ اس میں اختلافِ رائے کے وقت جمہوریت کا فیصلہ "کثرتِ رائے" کے تابع ہوتا ہے، کثرتِ رائے کے مقابلے میں امیر، دوسرے اہلِ رائے اور تجربہ کار لوگوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے جس طرف عوام الناس کے ووٹوں کی تعداد زیادہ ہو اسی کا انتخاب ہو جاتا ہے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ رائے دینے والے کون لوگ ہیں اور جن کے بارے میں رائے دی جارہی ہے وہ کس قسم کے لوگ ہیں اور وہ رائے شریعت کے مطابق ہے یا اس کے خلاف ہے۔یہ طریقہ اسلامی طریقِ انتخاب سے مختلف ہے کیوں کہ اسلامی طریق انتخاب میں اختلاف رائے کے وقت انتخاب کا مدار کثرتِ رائے پر نہیں ہوتا، بلکہ اس میں رائے دینے والے اور جن کے بارے میں رائے دی جارہی ہے ان سب کا اہل اور باصلاحیت ہونا ضروری ہے، البتہ چونکہ فی الحال یہی مغربی جمہوریت کا طریقہ رائج ہے اسلئے اسی کے ذریعہ جس حد تک اصلاح کا راستہ نکل سکے اسے اختیار کرنا چاہئے اوراسی لئے ووٹ کو صحیح طریقہ سے اختیار کرنا چاہئے تاکہ غلط لوگ برسرِ اقتدار نہ آئیں۔لہٰذا جنہیں ووٹ دیا جائے ان میں مندرجہ ذیل اوصاف کی تحقیق بہر حال ضروری ہے:

(۱)وہ عقیدہ کے اعتبار سے پکا مسلمان ہو۔

(۲)دیندار ہو یا کم از کم دین، اہل دین اور شعائر دین کا دل سے احترام کرتا ہو اور ملک میں اسلامی قوانین کے نافذ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو۔

(۳)ضمیر فروش نہ ہو۔

(۴) نظریہ پاکستان اور اسلامی قومیت کا حامی ہو۔

(۵) شریف اور با اخلاق ہو۔

(۶) ملک اور قوم کی واقعی خدمت کرنا چاہتا ہو۔

(۷) کھلے عام فسق وفجور میں مبتلا نہ ہو۔

(۸) سلیم الفکر ہو اور نظام حکومت کے مسائل اچھی طرح جانتا ہو۔

کسی حلقہ انتخاب میں کوئی بھی شخص اس معیار پر پورا اترتا ہو یا اس کے قریب ہو تو اس کو ووٹ دیکر کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر امیدواروں میں سے کوئی بھی اس معیار پر پورا نہیں اترتا تو اس شخص کو ووٹ دیں جو ان اوصاف کے زیادہ قریب ہو اور اس میں شر دوسروں کے مقابلے میں کم ہو ''اختیـــــاراهون البليتــــين'' یہ بھی عمل ممکن نہ ہو تو سکوت اختیار کرنے کی بھی گنجائش ہے (تبویب ۴۹۴:۶۰)

لمافی سورةالنساءآیت:۸۵

''مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا''

وفی سورة المائدة آیت:۸

''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ''

وفی سورة الانعام آیت۶ ۱۱

''وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ''

وفی سورة النورآیت :۵۵

''وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا''

وفی سورة الحج آیت :۴۱

''الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ''

وفی سورة الشوری آیت :۳۸

''وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ''

وفی الصحیح للبخاری رقم :٦٦٢٢

''لاتسال الامارة فانک ان اوتیتهاعن مسالة وکلت الیهاوان اوتیتهامن
غیرمسالة اعنت علیها''**---واللہ اعلم بالصواب**

محمد رضوان جیلانی عفااللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۹۔۳۔۱۴۳۳ھ

۱۲۔۲۔۲۰۱۲ء